B.A Part II Urdu (Hons) Paper 3rd

Dr. L.K.V.D College

Dr. Shahnaz Ara.

Head of Urdu

پنڈت برج نرائن کی سوانح حیات اور شخصیت کا تعارف

پنڈت برج نرائن چکبست ۱۹ جنوری ۱۸۸۲ء کی شب میں محلہ والکو مجلی شہر فیض آباد میں پیدا ہوئے اس وقت ان کے والد کا قیام اپنے بھائی لالتا پرشاد کے یہاں تھا۔ چکبست کے والد پنڈت ادت نرائن چکبست پٹنہ میں کلکٹر تھے۔ پنڈت ادت نرائن چکبست خود شاعر تھے۔ اور یقین تخلص کرتے تھے۔ ان کا صرف ایک شعر دستیاب ہو سکا ہے۔ اور یہی ایک شعر ان کے بلند پایہ شاعر ہونے کا کافی ثبوت ہے۔

اللہ اللہ اثر نالوں کا تیرے بلبل
پردہ غیب سے گل چاک گریباں نکلا

پندرھویں صدی میں کشمیریوں نے جب اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب، دہلی یوپی۔ اور بہار کو اپنا وطن بنایا تو ان لوگوں نے جہاں تک ممکن ہو سکا اپنی علمی لیاقت کو برقرار رکھا۔ چکبست کا خاندان بھی علمی حیثیت میں بلند تھا۔ لیکن ان کے والد نے تمام جائداد جو ان کے بزرگوں نے چھوڑی تھی ختم کر دی تھی ابھی چکبست صرف پانچ ہی سال کے تھے کہ ۱۸۸۷ء میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا اس کے بعد ان کی والدہ کو مجبوراً اپنے بھائی پنڈت لالتا پرشاد صاحب کے ساتھ قیام کرنا پڑا۔ جو اس زمانے میں لکھنؤ میں ملازمت کرتے تھے۔ اور جن کا قیام کشمیری محلہ میں تھا۔ چکبست کی تعلیم پرانے طریقے سے گھر پر شروع ہوئی۔ ایک مولوی صاحب نوکر رکھے گئے جنہوں نے اردو فارسی کی کتابوں سے تعلیم شروع کی والد کے انتقال کے وجہ سے ان کی تعلیم دیر سے شروع ہوئی ۱۸۹۵ء میں کالون

Scanned with CamScanner

اسکول میں نام لکھوا دیا گیا۔ اسوقت صرف ایک مڈل اسکول تھا یہاں سے
۱۸۹۷ء میں مڈل پاس کیا اس زمانے میں ان کے بڑے بھائی پنڈت مہاراج نرائن
چکبست لکھنؤ میونسپلٹی میں ملازم ہو گئے جس سے گھر کی حالت بہتر ہو گئی۔ مڈل پاس
کرکے گورنمنٹ جوبلی کالج میں اسوقت صرف ہائی اسکول تھا نام لکھوایا اور
یہاں سے ۱۹۰۰ء دسواں درجہ پاس کرکے کیننگ کالج میں داخل ہو گئے جہاں سے
۱۹۰۲ء میں ایف اے پاس کیا بی اے امتحان کے بعد سخت علیل ہو گئے اور
تعلیم کا سلسلہ ایک سال کے لئے رک گیا ۱۹۰۳ء میں پھر بی اے میں نام لکھوا
کر ۱۹۰۵ء میں کامیابی حاصل کی اور اسکے بعد وکالت کی تعلیم کا سلسلہ شروع
ہوا۔ اسوقت لکھنؤ یونیورسٹی میں وکالت کی تعلیم تو ہوتی تھی لیکن امتحان نہ
ہوتے تھے۔ اور طلباء کو امتحان دینے الہ آباد جانا ہوتا تھا۔ الہ آباد یونیورسٹی
میں اسوقت وکالت کے دو طرح کے امتحان ہوتے تھے۔ ایک ہائیکورٹ کا امتحان
جو پلیڈرشپ کا امتحان کہلاتا تھا۔ دوسرا یونیورسٹی کا ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان تھا
جسے چکبست نے ۱۹۰۷ء میں پاس کر لیا۔ وکالت کا امتحان پاس کرنے کے بعد چھ ماہ
کسی تجربہ کار وکیل کے ساتھ ٹریننگ لینا ہوتی ہے۔ چکبست نے لکھنؤ میں شہنشاہ
حسین رضوی کے ساتھ ٹریننگ لینی شروع کی اور اسکو پورا کرکے انہیں کے ساتھ وکیل
کی حیثیت سے کام بھی شروع کر دیا۔

~~انکے ابتدائی ادبی شعور پر کشمیری محلہ میں ہی پرورش~~
انکے ابتدائی ادبی شعور پر کشمیری محلہ کا ماحول
ہے۔ جہاں بچپن ہی سے ان کا قیام تھا اسلئے ذرا اس مقام کا نقشہ بھی چاہیئے
یہ نقشہ انیسویں صدی کے آخر زمانہ کا ہے۔ ہمیں اب تھوڑی بہت

شروع ہوتی ہے۔ کشمیری محلہ میں مڑنے کی بائیں طرف پہلا مکان کاشی پرشاد
صاحب کا تھا۔ دوسرا آغا زبیر حسن کا اور شبیر احمد پوری والوں کا اس سے
ملا ہوا وہ مکان تھا۔ جس کے بعد وہ گلی شروع ہوتی ہے جو موجودہ وقت میں کشمیری
محلہ گرلس اسکول کی طرف جاتی ہے۔ اس گلی میں پنڈت برج کشن گرٹو
چکبست آ بسے۔ اسی میں تھے کہ ان کی پہلی شادی ہوئی۔ یہ
شادی پنڈت پرتھوی ناتھ صاحب ناگو کی لڑکی کے ساتھ ہوئی جو کہ اسسٹنٹ ڈائرکٹر
(Land Record) آفس میں ملازم تھے۔ لیکن شادی کے دوسرے سال
لڑکے کی ولادت ہونے میں انکا انتقال ہو گیا۔ یہ لڑکا بھی چند یوم زندہ رہ کر اپنی
ماں سے جا ملا۔ دوسری شادی ۱۹۰۷ء میں پنڈت سورج ناتھ آغا سرکاری وکیل
کی دختر کملا دیوی کے ساتھ ہوئی۔ ان سے کئی اولادیں ہوئی لیکن صرف
ایک لڑکی اسوقت زندہ موجود ہے۔ جس کی شادی پنڈت ہرچند ناتھ کول کے ساتھ ہوئی
چکبست نہایت ہی سادہ طبیعت کے انسان تھے۔ وہ
تیزی اور ہوشیاری ان میں نہ تھی جو عام طور سے کشمیری پنڈتوں سے منسوب کی جاتی
ہے۔ لیکن وہ بڑے سمجھدار تھے اور ذرا سے اشارہ پر پوری بات کو سمجھ لیتے تھے
گھریلو زندگی میں انہوں نے بھی زیادہ دخل نہیں دیا۔ کیونکہ اول تو انکی والدہ حیات تھیں
جن کا انتقال چکبست کے انتقال کے بعد ہوا اور دوسرے انکے بڑے بھائی اور بھاوج موجود
تھے۔ اس وجہ سے یہ گھریلو زندگی سے ذرا آزاد رہے۔ لیکن کشمیری پنڈتوں کی بے راہ روی
انہیں چین نہ لینے دیا اور تمام زندگی انہوں نے ان خامیوں اور خرابیوں کو دور کرنے
کی کوشش کی۔ جس کا مفصل ذکر آگے آئے گا۔

شاعری کا شوق ان کا بچپن ہی سے تھا - اس کے متعلق واقعات
مختلف حضرات سے معلوم ہوئے - انکی داستان حیات کے مختلف
پہلوؤں کو واضح طور سے پیش کرنے کے لئے ایک واقعہ نمونہ کے طور پر
پیش کیا جاتا ہے - ابھی آٹھ نو برس کی عمر تھی کہ ایک روز اپنے کوٹھے پر
کھڑے تھے - سامنے نواب وزیر حسن صاحب کبوتر اُڑا رہے تھے کہ اتنے
میں کسی اور کا ایک کبوتر نواب صاحب کے کبوتروں کے جھنڈ میں شامل ہوکر
گھر میں آگیا - وزیر حسن صاحب نے فوراً کبوتر کو پکڑ لیا - پھر اس کے پیروں میں گرہ لگا کر
جیسے ہی اس کو چھوڑا نہ معلوم کیسے گرہ کھل گئی اور کبوتر اُڑ گیا نواب صاحب دیکھتے ہی رہ گئے
شاعری کا شوق دھیرے دھیرے بڑھتا ہی گیا جو کبھی احباب
کے مرثیے کی شکل میں، کبھی قوم نوحے کی صورت میں اور کبھی غزل کے روپ میں
سامنے آنے لگا زیادہ تر لوگ یہی خیال کرتے ہونگے کہ چکبست نے ایک نہایت
ہی سنجیدہ زندگی گذاری اور خوش طبعی سے بالکل الگ رہے۔

Shahnaz Ara